اے ذلِ ثواب جہاں تمھارا یہی اشتہار ہے جو طالب خدا ہے وہ اب قادیان چلے
جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۲۶

R. L. No. 726

اخبار الحق دہلی

قیمت سالانہ عہ

صداقت کا جان نثار گورنمنٹ کا وفادار دہلی کا مشہور اخبار جو ہر جمعہ کو دارالسلطنت انڈیا سے نکلتا ہے

رسالہ احمدی دہلی

یہ رسالہ شروع جنوری ۱۹۱۱ء سے ۳۲ صفحہ پر نکلتا ہے جس کا اہم مقصد یہی [illegible]
[illegible] احمدی [illegible] مخالفین [illegible]
[illegible] سلسلہ عالیہ احمدیہ [illegible] حضرت اقدس مسیح موعود [illegible]
[illegible] صداقت کا [illegible]
سلسلہ عالیہ احمدیہ [illegible] قیمت سالانہ [illegible]

تاریخ اسپین

یہ ایک زبردست تاریخ اسلامی عروج و حکومت ہسپانیہ کی ہے جس کو انگریزی سے مسٹر محمد احمد صاحب بیرسٹر نبیرہ سرسید مرحوم نے اردو لباس پہنایا۔ اور عمدہ نفیس و خوشخط کاغذ پر چھپوایا اصلی قیمت للعہ مترجم مرحوم گئے۔ فوت ہو جانے سے اس کی چند جلدیں ہم نے ادبی خرید لی ہیں۔ وہاں اسکا ایک سیرہ چھپا ہے رعایتی قیمت [illegible] اور مجلد نفیس [illegible] لیگی۔ مجلد درخواستیں بھیجیں [illegible] یہ کتاب اس قیمت پر [illegible] سکیگی [illegible] اس کی قیمت للعہ رکھی ہے۔

الف حمائل شریف

بہ ترجمہ شمس العلما حافظ ڈپٹی نذیر احمد صاحب [illegible] پر صفحہ ایک طرف متن بالمقابل ترجمہ حاشیہ پر [illegible] کے مطابق نشان فوائد [illegible] کے متعلق سلسلہ [illegible] لگا دیے ہیں۔ مجلد صرف ۱۰ روپے۔

مینجر اخبار الحق دہلی

جلد ۲ | مطبوعہ ۱۵ نومبر ۱۹۱۲ء بروز جمعۃ المبارک | نمبر ۵۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحق دہلی

سنہ ۱۳۳۰ ہجری

ثمرات اسلام

از امام علیہ السلام

ہم کسی قدر اسباب کو ظاہر کرنا چاہتے ہین کہ اسلام کے ثمرات کیا ہین سو واضح ہو کہ جب کوئی شخص اپنے مولا کا سچا طالب کامل طور پر اسلام پر قائم ہو جائے اور بلا کسی تکلف اور بناوٹ کے طبعی طور پر خدا تعالیٰ کی راہون مین ہر ایک قوت اسکی لگ جائے تو آخری نتیجہ اسکی اس حالت کا یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہدایت کے اعلےٰ تجلیات تمام پردون سے مبرا ہو کر اسکی طرف رخ کرتے ہین اور طرح طرح کے برکات اسپر نازل ہوتے ہین اور وہ احکام اور وہ عقائد جو محض ایمان اور سماع کے طور پر (بحکم یؤمنون بالغیب) قبول کئے گئے تھے اب بذریعہ مکاشفات صحیحہ اور الہامات یقینیہ قطعیہ (بحکم والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا) مشہود اور محسوس طور پر کھولے جاتے ہین اور مشکلات شرع اور دین کے اور اسرار سربستہ ملت حنیفیہ کے اس پر منکشف ہو جاتے ہین اور ملکوت الٰہی کا اسکو سیر کرایا جاتا ہے تا کہ وہ یقین اور معرفت مین مرتبہ کامل حاصل کرے۔ اور اسکی زبان اور اسکے بیان اور تمام افعال اور اقوال اور حرکات سکنات مین ایک برکت رکھی جاتی ہے اور ایک فوق العادت شجاعت اور استقامت اور ہمت اسکو عطا کی جاتی ہے اور شرح صدر کا ایک اعلےٰ مقام اسکو عنایت کیا جاتا ہے اور بشریت کے حجابون کی تنگ دلی اور خست اور بخل اور بار بار کی لغزش اور تنگ چشمی اور غلامی شہوات اور رذائل اخلاق اور ہر قسم

کی نفسانی تاریکی بکلی اس سے دور کر کے اسکی جگہ ربانی اخلاق کا نور بھر دیا جاتا ہے تب وہ ایک نئی پیدائش کا پیرایہ پہن لیتا ہے اور خدا تعالےٰ سے سنتا اور خدا تعالےٰ سے دیکھتا اور خدا تعالےٰ کے ساتھ حرکت کرتا اور خدا تعالےٰ کے ساتھ ٹھہرتا ہے۔ اور اسکا غضب خدا تعالےٰ کا غضب اور اسکا رحم خدا تعالےٰ کا رحم ہو جاتا ہے اور اس درجہ مین اسکی دعائین بطور اصطفاء کے منظور ہوتی ہین نہ بطور ابتلاء کے اور وہ زمین پر حجۃ اللہ اور امان اللہ ہوتا ہے۔ اور آسمان پر اسکے وجود سے خوشی کیجاتی ہے اور اسکے اعلےٰ سے اعلےٰ عطیہ جو اسکو عطا ہوتا ہے وہ مکالمات الٰہیہ و مخاطبات حضرت یزدانی ہین جو بغیر شک و شبہہ اور کسی غبار کے چاند کے نور کیطرح اسکے دل پر نازل ہوتے رہتے ہین اور ایک شدید الاثر لذت اپنے ساتھ رکھتے ہین۔ اور طمانیت اور تسلی و سکینت بخشتے ہین۔

مکالمہ اور الہام مین فرق

اور اس کلام اور الہام مین فرق یہ ہے کہ الہام کا چشمہ تو گویا ہر وقت مقربین لوگون مین بہتا ہے اور وہ روح القدس کے بلائے بولتے اور روح القدس کے دکھلائے دیکھتے اور روح القدس کے سنائے سنتے اور انکے تمام ارادے روح القدس کے نفخ سے ہی پیدا ہوتے ہین اور یہ بات سچ اور بالکل سچ ہے کہ وہ ظلّی طور پر اس آیت کا مصداق ہوتے ہین وما ینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحٰی۔ لیکن مکالمہ الٰہیہ ایک الگ امر ہے اور وہ یہہ ہے کہ وحی متلو کی طرح خدا تعالےٰ کا کلام ان پر نازل ہوتا ہے اور وہ اپنے سوالات کا خدا تعالےٰ سے ایسا جواب پاتے ہین کہ جیسا ایک دوست دوست کو جواب دیتا ہے اور اس کلام کی اگر ہم تعریف کرین تو صرف اسقدر کر سکتے ہین کہ وہ اللہ جل شانہ کی ایک تجلی خاص کا نام ہے جو بذریعہ اسکے مقرب فرشتہ کے ظہور مین آتی ہے اور اس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ تا دعا کے قبول ہونے سے اطلاع دیجائے یا کوئی نئی اور مخفی بات بتائی جاوے یا آئندہ کی خبرون پر آگاہی دیجائے یا کسی امر مین خدا تعالےٰ کی مرضی یا عدم مرضی پر مطلع کیا جائے یا کسی اور قسم کے واقعات

میں یقین اور معرفت کے مرتبہ تک پہونچا یا جائے بہرحال یہ وحی ایک الٰہی آواز ہے جو معرفت اور اطمینان سے رنگین کرنے کے لئے منجانب اللہ پیرایہ مکالمہ ومخاطبہ میں ظہور پذیر ہوتی ہے اور اس سے بڑھکر اسکی کیفیت بیان کرنا غیر ممکن ہے کہ وہ صرف الٰہی تحریک اور ربانی نفخ سے بغیر کسی قسم کے فکر اور تدبر اور خوض اور غور اور اپنے نفس کے دخل کے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک قدرتی ندا ہے جو لذیذ اور پر برکت الفاظ میں محسوس ہوتی ہے اور اپنے اندر ایک ربانی تجلی اور الٰہی صولت رکھتی ہے یہی ہے نتیجہ اور ثمر حقیقی مسلمان ہونے کا اور سچے طور پر مطیع قرآن بننے کا۔ اللھم اجعلنا منھم۔ آمین۔

آئینہ حق نما کی اشاعت کیلئے ایک مبارک تحریک

اخویم مولوی سید مختار احمد صاحب مختار شاہجہانپور سے ایک گرامی نامہ کے ذریعہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

آئینہ حق نما خوب کتاب ہے۔ شیخ یعقوب علی صاحب کے لئے تصنیف کیوجہ سے اور آپ (یعنی خادم الحق) کے لئے چھپوانے اور نہایت ارزاں قیمت پر فروخت کرنے کے سبب سے میں نے جمعہ میں تمام احباب سے دعا کی درخواست کی اور بڑے جوش سے دعا کی گئی ہے اگرچہ آئینہ حق نما کی قیمت بہت ہی مناسب ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ اور کمی کیجائے اور اسکی صورت یہ ہے کہ تمام احمدی انجمنوں کی طرف سے ۳ر فی جلد کے حساب سے دس پندرہ بیس پچاس جتنی جلدوں کی وہ معتاد ہوں انکی جلدوں کی قیمت آپ [illegible] اور آپ قیمت ۸ر رکھدیں مگر صرف غیر احمدیوں کے لئے [illegible] آئینہ حق نما کی پندرہ جلدوں کے ۳ر فی جلد کے حساب سے محصول ڈاک پیشکرتا ہوں۔ پندرہ جلدوں کے لئے دس آنہ فی جلد کا اعلان غیر احمدیوں کے لئے آپ [illegible] کر دیں۔ [illegible] اور بھائی بھی اگر جہد کرینگے بالخصوص جو آئینہ حق نما کی اشاعت میں زیادہ کوشاں ہے

مثلاً اخی المعظم مولوی عمر دین صاحب شملوی وحافظ عبد المجید خانصاحب منصوری بھائی کبیر الدین احمد صاحب لکھنوی و مولوی حکیم خلیل احمد صاحب مونگیری وغیرہ۔ اس پر بھی اگر غیر احمدی توجہ نہ کریں تو پھر کوئی اور تجویز ہونی چاہیئے۔ سردست جو ذہن میں آیا عرض کر دیا ہے۔ والسلام مختار احمد شاہجہانپور

میری تجویز

میں اپنے معزز و محترم بھائی کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ کو سلسلہ کی تائید میں جو کتابیں ہوں ان کی اشاعت کا بہت شوق اور دل سے خیال ہمیشہ رہتا ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ مگر میں آپ کی اس مبارک تحریک پر اتنا استزاد کرتا ہوں کہ آئینہ حق نما کی موجودہ قیمت ۱۲ر ہے جو قریب قریب لاگت کے ہے اور ۳ر فی جلد محصول ڈاک صرف ہوتا ہے گویا فی نسخہ ایک روپے کو معہ محصول ڈاک خریدار کو ملتا ہے۔ اب اگر ۱۲ر قیمت غیر احمدیوں سے لئے کردیا جاوے تو ۳ر محصول ڈاک لگاکر ۱۵ر ہو نگے۔ جو غیر احمدیوں کی حمیت دینی پر نظر کرنے سے امید نہیں پڑتی کہ وہ دین کے واسطے ۱۵ر بھی خرچ کرنا گوارا کریں۔ اسلئے میں بجائے ایک روپیہ قیمت معہ محصول ڈاک کے غیر احمدیوں کے لئے ۸ر قیمت کرتا ہوں اور وہ اسطرح کہ جو تین آنہ حسب تحریک آپ کے احمدی احباب اسکے متعلق عطا فرماویں وہ تو اسکے محصول ڈاک میں لگائے جاویں۔ اور غیر احمدیوں سے صرف ۸ر قیمت لیجاوے۔ اس تجویز میں اصل قیمت ۱۲ر میں سے ۵ر میں اپنی طرف سے کم کرتا ہوں اور محصول ڈاک کے ۳ر احمدی انجمنیں ادا کر دیں۔ جتنی جلدوں کا محصول ڈاک بحساب ۳ر فی جلد مجھے وصول ہوتا جائیگا۔ اتنی جلدیں غیر احمدیوں کو ۸ر قیمت پر دیتا جاؤنگا۔ اور الحق میں اعلان ہوتا رہیگا کہ فلاں انجمن سے یا فلاں احمدی بزرگ سے اسقدر جلدوں کا محصول ڈاک وصول ہوا ہے پس اسقدر جلدیں غیر احمدیوں کو بحساب ۸ر فی جلد کے دیجاسکتی ہیں

دوسری تجویز

اگر کوئی بزرگ احباب سلسلہ میں سے مفت تقسیم کرنا چاہیں تو ان کو ۱۰ر فی جلد کے حساب سے بغرض تقسیم آئینہ حق نما دیا جائیگا۔ بشرطیکہ دس جلد سے کم کی درخواست نہ ہو۔ اور محصول ڈاک انکے ذمہ نہ ہوگا۔ صرف فیس منی آرڈر وہ ادا کرینگے یعنی دس جلد کی قیمت یا اس سے زیادہ جسقدر جلدیں تقسیم کرنا چاہیں انکی قیمت بذریعہ منی آرڈر بحساب ۱۰ر فی جلد بھیجدیں۔ تو ان کو مطلوبہ جلدیں محصول پارسل اپنے پاس سے ادا کرکے ارسال کر دونگا۔ [illegible] بھی

غیر احمدیوں مین تقسیم کرنے کے لیے۔ امید ہے کہ ان ہر دو تجاویز کو اخبارات سلسلہ اپنے اپنے معزز خریدوں مین بغرض اطلاع تمام احمدی براداران کے شایع کر دینگے۔

غیر احمدیون کیلئے آئینہ حق نما کی تخفیف قیمت کا اعلان

اسوقت پندرہ جلدین (جنکا محصولڈاک اخویم سید مختار احمد صاحب سلمہ شاہجہانپوری نے عطا فرمایا ہے) غیر احمدی حضرات کو بقیمت ۸ر دیجا سکتی ہین جن حضرات کو ضرورت ہو وہ درخواست بھیجکر ۸ر مین کتاب مذکور دفتر الحق دہلی سے منگا لین۔ صرف ۸ر کا وی پی کیا جائیگا۔

جنگ کی خبرین

قسطنطنیہ ۹ نومبر۔ والی ایڈریانوپل اطلاع بھیجتے ہین کہ سخت مہلک اور خونریز جنگ کے بعد جو چھتیس گھنٹہ تک مسلسل جاری رہ کر کل ۸ر نومبر کو ختم ہوئی۔ ترکون کو ایسی زبردست فتح نصیب ہوئی جو تاریخ عثمانیہ کے سب سے زیادہ زرین اور شاندار کارناموں مین شمار ہونے کی مستحق ہے۔ والی ممدوح کا بیان ہے کہ ترکون نے نوک سنگین جگردوز حملے بلغاریون پر کئے۔ جن کی تاب نہ لاکر بلغاری بحالت سراسیمگی بھاگ نکلے اور بہت بڑی مقدار بندوقون اور گولی بارود کی چھوڑ گئے جو ترکون کے ہاتھ آئی۔

رومانیا اور ترکی۔ بخارسٹ ۹ نومبر۔ بخارسٹ مین بیان کیا گیا ہے کہ ترکی نے رومانیا سے درخواست کی ہے کہ بلقانی جتھہ کو مداخلت کرکے جنگ سے روکے۔

فتوائے جہاد۔ قسطنطنیہ ۹ نومبر۔ شیخ الاسلام نے علماء سے درخواست کی ہے۔ کہ میدان جنگ مین جاکر فوج کے ساتھہ شریک ہون اور جہاد کا وعظ کرین۔ کیونکہ دوسری طرف پادری بلقانی لشکرون کی صفون مین ہاتھون مین صلیبین لئے ہوئے بلقنون کے مذہبی جذبات کو بھڑکا رہے ہین۔

بلغر اور ٹائمز۔ لندن ۹ نومبر۔ اگرچہ بلغر اس بات پر زور دے رہے ہین کہ وہ ضرور ہی قسطنطنیہ مین داخل ہونگے ورنہ ان کی فتوحات کا دنیائے اسلام پر کوئی اثر نہ پڑیگا۔ لیکن لنڈن ٹائمز کو یہ مشورہ دیتا ہے کہ وہ عارضی طور پر بھی قسطنطنیہ پر حکمران رہے تو جسمانی اور دماغی دونون لحاظ سے بلغرون کی سادہ روش زندگی پر جس کی وجہ سے ہی انکو یہ نمایان کامیابی حاصل ہوئی ہے بہت برا اثر پڑیگا۔ علاوہ برین قسطنطنیہ پر بلغرون کے قابض ہونے سے روس مین بلغاریا کی مخالفت پیدا ہو جائیگی خاتمہ پر ٹائمز لکھتا ہے۔ یہ ضروری امر ہے کہ ترک ہی قسطنطنیہ پر قابض رہین اور باسفورس اور بحیرہ مارمورا اور دردانیال بھی ان کی تحویل مین رہین۔ کیونکہ یہی بات تمام قومون کے حق مین بہتر ہے۔

نکتہ چینی۔ اخبار امپائر کلکتہ کو ۷ر نومبر کا ایک تار لنڈن سے یہ آیا۔ کہ ترکی فوج کے ساتھہ جو نامہ نگار ہین انکا متفقہ بیان ہے کہ ترکون کو محض افسرون کی نالائقی اور محکمہ کمسریٹ کی بدانتظامی سے روز بد دیکھنا پڑا ہے اکثر افواج عثمانیہ کو چار دن تک کچھہ کھانے کو نہ ملا پھر بھی یہ خدا کے صابر بندے حیرت انگیز شجاعت سے لڑتے رہے۔

ترکی اعلان قسطنطنیہ ۱۰ نومبر۔ ترکی وزیر داخلیہ نے اعلان کیا ہے کہ محاربہ کا ابھی کوئی قابل اطمینان نتیجہ نہین نکلا۔ چاتلجہ پایہ تخت قسطنطنیہ کا پھاٹک ہے اور دشمن کا وہان تک پہونچ جانا طبعًا دارالخلافہ کی سلامتی وامن کے حق مین تردد کا موجب ہو سکتا ہے۔ مزید بران اس پھاٹک پر بھی ہمارا ناکام رہنا امکان سے خارج نہین ہے لہذا ترکی حکومت نے امن قایم رکھنے کی کوئی تدبیر بے محل نہین رہنے دی اور وہ باشندون سے بھی بالکل چپ چاپ اور خاموش رہنے کی استدعا کرتی ہے۔

ہولناک تباہی۔ لندن ۹ نومبر۔ ترکی فوجون نے جو لوٹ مار مچا رکھی ہے اور قتل عام کا جو سلسلہ جاری کر رکھا ہے۔ اسکی خبرین لگاتار آرہی ہین۔ افواہ ہے کہ شہر سالونیکی واقع ساحل کیرہ مارمورا کے تمام یونانی باشندے قتل کر دیے گئے۔ ان افواہون نے دارالسلطنت مین افرا تفری سی ڈال دی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان افواہون کی جن کا اعلان دنیا مین بذریعہ تار کیا جارہا ہے کوئی اصلیت نہین ہے بہت جلد بارہ چھوٹی قسم کے یورپین جنگی جہاز قسطنطنیہ مین موجود ہو جائینگے ادہر ترکی گورنمنٹ بھی نقض امن کے روکنے کیلئے ضروری تدابیر اختیار کر رہی ہے۔ اگر فساد ہوا بھی تو بعض محلونکی آمد و رفت کو فورًا بند کر دیا جائیگا اور تمام چوراہون اور دوراہون کے گرد فوجی پہرہ بٹھا دیا جائیگا۔ ہسپتالون مین ترکی مجروحین کی تعداد اسوقت دسہزار ہے۔ انمین سے اکثر کے زخم خفیف ہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو سخت زخمی تھے وہ بھی میدان جنگ سے اٹھا کر نہین لائے جاسکے سب زخمی کمال خستہ درماندہ نظر آتے ہین کیونکہ نہین سے اکثر کئی دنسے بے آب و دانہ تہین مسلمان پناہ گزینونکی تعداد دیکھتا ہوا انکا ہجوم روز بروز بڑھتا جاتا ہے اور وہ نہین جانتے کہ کہان جائین

ملنا چاہتے ہین تو اسلامی اتحاد پیدا اور قائم رکھنے کیلیے ہمین بھی طالب و شائق ہون - والسلام پتہ یہ ہے -
خاکسار کبیر الدین احمد (احمدی) اکبرآبادی سکرٹری انجمن احمدیہ محلہ بشیر تنج گنج لکھنو

غزل بجواب غزل آریہ سماج

صداقت وید کی آ کے دکھلائے جس کا جی چاہے
ہنسی اپنی زمانہ مین کرائے جس کا جی چاہے

نہین ایسا کوئی قانون دان کہلا ئیگا سچا
نئے قانون کو جھوٹا بتائے جس کا جی چاہے
غضب ہے وید پستک کو کلام اللہ کہتے ہو
گھرون مین بیٹھکر باتین بنائے جس کا جی چاہے
نہین آسان مسلمانون سے لڑکر چین سے رہنا
خوشی کو چھوڑ رنج و غم اوٹھائے جس کا جی چاہے
جو تم کہلاتے ہو سیوک تو خادم قوم کا ہون مین
غزل لکھ کر لیاقت آزمائے جس کا جی چاہے

خادم قوم اٹاوہ

اطلاع ضروری

ہفتہ آیندہ ۲۲ نومبر ۱۹۱۲ء کا پرچہ بوجہ تعطیل عید الضحےٰ شایع نہوگا احباب نوٹ کرلین

مینجر الحق دہلے

عریضہ زندہ کبیر

اخبار اثنا عشری مورخہ یکم نومبر ۱۹۱۲ء کا اس حقیر فقیر کی نظر سے گذرا کہ اسکے معائنہ اور مطالعہ سے بکمال حیرت ہوئی عاجز تو یہ جانتا تھا کہ سید قمی صاحب لکھنوی تقوی و دیانت و تہذیب سے ملے ہین لاکن اخبار نے اوسکے خلاف ظاہر کیا - سید صاحب کی تہذیب کی یہہ کیفیت کہ عاجز کی نسبت تحریر فرماتے ہین کہ گویا مین اونکے خیال مین مرگیا ہون اور مرجانے کے ثبوت مین یہہ دلیل پیش کرتے ہین کہ ان کا ایک خط جو انھون نے اس عاجز کے نام بھیجا تھا - وہ ڈیڈ آفس سے ڈیڈ لیٹر ہوکر سید ہا سید قمی صاحب کو واپس پہونچا اسی بنیاد پر اس عاجز کے نام کبیر الدین احمد کے ساتھ انا للہ و انا الیہ راجعون استعمال کیا (دیکھو اخبار اثنا عشری یکم نومبر ۱۹۱۲ء)۔

اگرچہ یہ سچ ہے کہ جس مکتوب کا جواب مکتوب الیہ سے نہ ملے وہ مرا ہوا ہوتا ہے جیسا کہ لکھنو کے شریف مومن ہمشیعہ ہر سال موسم بہار مین حضرت امام مہدی علیہ السلام کو عریضہ لکھ کر دریائے گومتی اور چاہ و تالاب وغیرہ مین ڈالا کرتے ہین اور جواب سے محروم رہتے ہین - یہہ کیون کہ امام غائب پیدا ہوتے ہی چھٹی کے اندر مر گئے - مخفی نہ رہے کہ اس عاجز نے بھی ۲۰ بار عریضہ زعفران سے تحریر کر کے بخدمت جناب امام غائب ارسال کیا اور بڑی تاکید کے ساتھ ملتجی ہوا کہ مولا ایران ویران ہوگیا سیم تن تو لومر جان لوٹ لئے گئے مگر نہ تشریف لائے اور نہ جواب عریضہ لکھا معلوم ہوتا کہ مر گئے -

امابعد بخدمت سید قمی صاحب لکھنوی اگر آپ اس عاجز سے

سفرنامہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی جمالی

گذشتہ سے پیوستہ

جو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ مسافر کی شکل میں جبریل کو دیکھا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت مجمع زیادہ ہوگا اور سب صحابہ رضی اللہ عنہم آپ سے ملکر بیٹھے ہونگے تو سب پر کشفی حالت طاری ہوگئی اسی طرح تمہارے اور حضرت کے ایک دیوار بیچ میں تھی آپ کو بھی الہام ہوا اور تمکو بھی ببرکت کشف والہام حضرت کشف ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِكَ

غرض حضرت اقدس نے فرمایا کہ مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی کو بلالو دو چار قدم پر مولوی صاحب رہتے تھے میں مولوی صاحب کو بلالایا تو ہنسکر فرمایا حضرت مولوی صاحب۔ آپکا اس زردہ تمباکو کی نسبت کیا فتوےٰ ہے۔ مولوی صاحب بہت ہنسے اور عرض کیا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب جو زردہ کہاتے ہیں انہوں نے سوال اٹھایا ہوگا۔ فرمایا ہاں مولوی صاحب نے عرض کیا کہ اس تمباکو کی نسبت بہت فتاوے علماء کے لکھے گئے ہیں اور کتابیں بھی لکھیں ہیں کوئی حرام کہتا ہے کوئی مکروہ کوئی کچھ کوئی کچھ اور آجکل اسکا اسقدر زور ہے کہ کوئی بچا ہوگا کوئی کھاتا ہے کوئی پیتا ہے کوئی سونگھتا ہے اس کا رواج اس زمانہ میں بہت ہے مولوی درویش بھی بچے ہوئے نہیں اور حضور کے سامنے میری کیا مجال ہے کہ اس کا فتوےٰ بیان کروں آپ نے فرمایا کہ آپ کی تحقیق زبر دست تحقیق ہے مولوی صاحب نے عرض کیا کہ الامر فوق الادب یہ تمباکو میری تحقیق میں مفطر ہے جیسے افیون مخدر ہے حرمت کی کوئی وجہ پائی نہیں جاتی شریعت میں اس کا کوئی ذکر نہیں سوائے اسکے کہ اسکو لغویات میں رکھا جاوے حضرت اقدس ؑ نے فرمایا ہاں ہمارا بھی یہی خیال ہے۔ مولوی سید محمد احسن صاحب کو آپ نے مفتی بنا دیا تھا جو فتوے حضرت اقدس علیہ السلام کے پاس آتا وہ مولوی صاحب کے پاس جواب کے لئے حضرت اقدس ؑ بھیجا کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ جب حضرت اقدس ؑ نے اپنے دعوے مسیح موعود میں ایک اشتہار مختصر نکالا تھا جو وہ

اشتہار مولوی صاحب کے پاس بہوپال پہنچ گیا اور مولوی صاحب نے تصدیق کی اور ایک کتاب اعلام الناس حضرت اقدس کے دعوے کے ثبوت میں لکھی اور چھپوا کر لدھانہ حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت مبارک میں بھیجی۔ تو حضرت اقدس نے مجھسے فرمایا کہ پڑھکر سناؤ چند ورق تو میں نے سنائے اور کچھ حصہ منشی ظفر احمد صاحب ساکن کپورتھلہ نے سنایا اور باقی حصہ مولوی محمود حسن صاحب مدرس مدرسہ پٹیالہ نے سنایا حضرت اقدس علیہ السلام نے مضمون کو سنکر فرمایا کہ اس مضمون میں ہمارا اور مولوی صاحب کا توارد ہوگیا اور جو ہم نے لکھا ہے وہی مولوی صاحب نے لکھا دیکھو کیسی صحیح فراست ہے اور مولوی صاحب کیسے راسخ فی العلم ہیں کہ جو ہمیں خدا تعالیٰ نے سمجھایا وہ مولوی صاحب بھی سمجھ گئے حالانکہ نہ ابھی ہماری طرف سے کوئی کتاب شائع ہوئی اور نہ کوئی اشتہار مدلل نکلا ہے اور نہ کوئی اس بارے میں ہماری تصنیف دیکھی ہے یہ صرف روح القدس کی تائید ہے۔ مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضور میری اتنی عمر گزر گئی میں نے اپنی رغبت سے باوجود ہندوستان میں رہنے اور بہوپال جیسے شہر میں جو پانوں کی کان ہے اور کہانے والے شوقین ہیں کبھی پان نہیں کہایا صرف اس حالت میں کہ کہیں دعوت ہوئی اور داعی نے پان آگے رکھدیا تو کہالیا اور زردہ کا تو ذکر ہی کیا ہے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہنسکر فرمایا کہ بڑا کمال کیا جو تم بچے رہے۔ ہندوستان میں تو اسکا ایسا رواج ہے کہ تواضع اس کی رہ گئی ہے علےٰ ہذا القیاس ہمارا بھی یہی حال ہے کہ ہمارے گھر میں والدہ محمود ہندوستانی اور ہندوستانی بھی کیسی دہلی کی اور دہلی کی بھی کیسی خاص قلعہ والوں میں جن کے تعلقات نوابوں شہزادوں سے ہیں اور وہ پان کھاتی ہیں اور بہت سے ہندوستانی مرد و عورتیں مہمان آتے ہیں اور پان کا استعمال کرتے ہیں اور ہمیں انکے لئے پان امرتسر اور لاہور سے منگانے پڑتے ہیں مگر ہمیں پان کہانے کا خیال بھی نہیں آتا ہاں دو چار ماہ میں کبھی اتفاق ایسی حالت میں ہو جاتا ہے کہ جو کبھی بیماری سے منہ کا مزہ بگڑ جاتا ہے اور وہ بھی والدہ محمود دیدیتی ہیں اور کہتی ہیں کہ پان کھالو منہ کا مزہ درست ہو جاوے گا اور زردہ افیون کا تو کیا کام ہے ایک دفعہ بیماری میں ایک طبیب نے اور دوائیوں میں افیون شامل کرکے خفیف سی دیدی تھی سو ایک ہی دفع کہانے سے ہماری طبیعت ایسی بگڑی کہ قریب الموت حالت ہوگئی تھی۔ بات بیچ کی بیچ میں رہ گئی اور کچھ فیصلہ نہیں ہوا

گئے۔ خواجہ کمال الدین صاحب لاہور سے آ گئے، مولوی محمد علی
صاحب ایم اے اور خواجہ کمال الدین صاحب سے ملاقات کی اور
ان سے گفتگو ہونے لگی۔

ایک روز کا ذکر ہے کہ قصیدہ اعجازیہ آپ لکھ رہے تھے اور
اس کی کاپی غلام محمد کاتب لکھ رہا تھا مجھے بھی بلوایا اور فرمایا
کہ تم کاپی لکھو تاکہ جلدی یہ قصیدہ چھپ جاوے اور فرمایا کاپی ہمارے
پاس بیٹھ کر لکھو۔ میں نے عرض کیا بہت اچھا۔ آپ ایسا جلدی قصیدہ تصنیف
کرتے تھے اور مجھے دیتے جاتے تھے کہ میں ابھی مضمون ختم نہیں کر سکتا
تھا جو آپ اور مضمون دے دیتے تھے۔ رات کے گیارہ بج گئے آپ کے
لئے کھانا آیا فرمایا شام سے تم یہیں لکھ رہے ہو کھانا نہیں کھایا ہوگا
آؤ ہم تم ساتھ کھاویں۔ پہلے تو اسلام کی خوبیاں اور قرآن شریف
کے منجانب اللہ ہونے کے دلائل دینے اور ثبوت نبوت محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں بیان کا اشتیاق اور غلبہ ہے کہ ہمیں
روکا نہ جا سکتا ہے فرمایا نیند سب بھوک اور غیرہ کا سخت غلبہ ہوتا
ہے تو ہم کھاتے ہیں یا سو جاتے ہیں پھر میں نے اور حضرت اقدس
علیہ السلام نے ایک دسترخوان پر کھانا کھایا جب کھانا کھا چکے فرمایا
یہ دن بڑے ثواب اور بہانے کے ہیں اور اب تو لوگ مخالفت کرتے ہیں
لیکن ایک زمانہ آویگا کہ لوگ آج کے دن کو یاد کرینگے اور افسوس کرینگے
اور پچھتا رہینگے میں نے عرض کیا حضور ہمیشہ یہی قاعدہ رہا ہے کہ اللہ
والوں سے معاصرت کی وجہ سے لوگ مخالفت کیا ہی کرتے ہیں اور کرتے
رہتے ہیں اور آپ کی بھی مخالفت اس وقت بہت کرتے ہیں لوگ مردہ
پرست ہیں آپ کی وفات کے بعد آپ کی قبر مبارک پر پھول اور مٹھائیاں
اور غلاف چڑھاوینگے اور نذر و نیاز لاوینگے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم۔ واستغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ان دنوں
بوجہ کام کی کثرت کے کھانسی ہو رہی تھی بارہ بج گئے بار بار کھانسی
اٹھتی تھی فرمایا آج صاحبزادہ صاحب آپ کو کھانسی ہو رہی ہے کیا
سبب ہے۔ میں نے عرض کی کہ شام سے میں حضور اقدس کی خدمت
میں حاضر ہوں پان نہیں کھایا۔ مجھے حضور اجازت دیں تو میں گھر سے پان
بھی کھا آؤں اور دو چار گلوریاں ساتھ لے آؤں فرمایا جاؤ نہیں سکتے
جلدی کاپی کی ضرورت ہے پہلے میں چھاپ رہے ہیں دیر ہو جائیگی میں پان
لاتا ہوں۔ یہ فرما کر آپ زنانہ میں سے نیچے کے مکان میں گئے مجھے آپ
کے [illegible] آواز آتی تھی فرماتے تھے جلد بتلاؤ محمود کی والدہ کہاں ہیں

اتنے میں حضرت محمود صاحب کی والدہ جناب ام المؤمنین آگئیں حضور
نے فرمایا صاحبزادہ صاحب کاپی لکھ رہے ہیں وہ گھر جاوینگے تو دیر
ہو جائیگی کچھ دس پان مع مصالحہ لگا کر دو تو حضرت ام المؤمنین سلمہا اللہ
تعالیٰ نے دس پان ثابت لگا کر دیئے اور ایک تھالی میں رکھ کر لائے
میں نے پان تو منہ میں ڈال لیا الائچی بھی کھالی اور چھالیا بھی چونکہ زردہ
نہیں تھا سوچنے لگا حضرت اقدس علیہ السلام ہنسے اور فرمایا سوچ
میں کیوں پڑ گئے ہیں میں نے عرض کیا کہ زردہ نہیں ہے فرمایا زردہ کیا
میں نے عرض کیا کہ تمباکو فرمایا تمباکو کو زردہ کیوں کہتے ہیں میں نے
عرض کیا کہ چونکہ تمباکو حقہ میں پیا جاتا ہے جو کھاتے ہیں پینے سے کراہت
کرتے ہیں اسکا نام رفع کراہت کے لئے زردہ رکھ لیا اس نام میں
ذرا تکلف اور نزاکت ہے اور اس کا رنگ بھی زرد ہوتا ہے اس لئے
زردہ نام رکھ لیا۔ فرمایا ہندوستانی بھی تکلف اور نزاکت پر مرتے
ہیں۔ ان کو معاد کا کوئی فکر نہیں ہے۔ فرمایا اگر نہ کھاؤ تو کیا ہو میں نے
عرض کیا کہ پہلے جب میں خالی بغیر زردہ کے پان کھاتا تھا تو زردہ ذرا سا
بھی پان میں پڑ جاتا تھا یا چھالیہ میں مل جاتا تھا تو چکر آجاتا تھا اور اب
جو دانتوں کے درد کے واسطے کھانے لگا تو بغیر زردہ کے پان میں
مزہ ہی نہیں آتا ہے پان پھیکا بدمزہ اور مٹی معلوم ہوتا ہے فرمایا پان
کھانے والے یہی کہا کرتے ہیں پھر دوبارہ حضور جلدی جلدی بالاخانہ
سے نیچے زنانہ میں گئے اور حضرت ام المؤمنین سے فرمایا کہ پان
میں زردہ تو نہیں۔ ہے صاحبزادہ صاحب منہ میں پان لئے بیٹھے
ہیں جلدی زردہ دو جلدی میں حضرت اقدس علیہ السلام ہاتھ ہی
میں زردہ لیکر آئے اور فرمایا لو صاحبزادہ صاحب زردہ بھی لو کسی اور
چیز کی ضرورت ہو تو وہ بھی کہو میں نے عرض کیا کہ روشنی کم ہے پھر حضور
نیچے مکان میں تشریف لے گئے اور دس بارہ موم بتی لیکر آئے اور فرمایا
تم لکھتے جاؤ ہم روشن کر دینگے سو حضرت اقدس نے اپنے دست
مبارک سے چار موم بتی یکدم روشن کر دیں اور باقی میرے پاس رکھ دیں
اور آپ قصیدہ کے لکھنے میں مشغول ہو گئے۔

الغرض میرا چار روز تک لدھیانہ میں قیام رہا اور جہاں بھائی
صاحب ٹھہرے ہوئے تھے وہاں میں بھی ٹھہرا چار روز
کے بعد ہم دونو بھائی سرساوہ کو روانہ ہوئے اور جو
مقدمہ کی نسبت بات تھی وہ بھی درست ہو گئی۔

باقی پھر انشاء اللہ

منقولات

طرابلس کے شہیدون کا ہے لہو اس مین

قریباً دو سو برس کے عرصہ مین اس خدائی امانت کے زوال کا زمانہ شروع ہوا ہے کہ جسے امی معصوم رحمتہ اللعالمین علیہ الصلوۃ والسلام نے اسلام کا خطاب دیکر آج سے تیرہ سو سال پیشتر فاران کی چوٹی پر چڑہ کر مسلمانون کے حوالہ کیا۔ اسکے اسباب زوال کیا تھے مسلمانون کی اسلامی فنافی اللہ روح سے روگردانی جس سے وہ روح مسلمانون سے معدوم ہوگئی جس نے روما اور ایران کی عظیم الشان سلطنتون کو چند کنگال عربون کے ہاتھہ سے الٹ دیا اور جس کی بڑھتی ہوئی رَو نے ساری دنیا کو مقدس اسلام کے آگے گھٹنون کے بل گرا دیا۔

موجودہ مسلمانون کے زوال کے اسباب کا علاج کہ جس مین سلطنتون کی سلطنتین مسلمانون سے چھینی چلی جارہی ہین اور مسلمانون کے جزو اعظم کے گلے مین محکومیت کا طوق پڑ چکا ہے سوائے اسکے اور کوئی نہین ہو سکتا کہ وہی فنافی اللہ کردینے والی روح مسلمانون مین پیدا ہو جائے۔

جبکہ مسلمانان عالم کی آنکھین اس شاہد مقصود کے دیکھنے کے لئے ترس رہی تھین کہ یکایک اٹلی کے طرابلس پر ڈاکہ ڈالتے ہی اپنے خیر القرون کے سپوت طرابلسی عربون نے اسی مردہ اسلامی روح کو عالم اسلام مین زندہ کرنیکا اسرافیلی صور اپنی مجاہدانہ جانبازی سے پہونکدیا۔ مسلمانان خیر القرون کی طرح انہون نے اپنے ہزارون بچے عورتین۔ بوڑھے۔ جوان اسلامی علم کے اوپر قربان کر دئے اور کر رہے ہین اور قرآن کو ملیامیٹ کرنے کے مدعی روباہ فی قزاقون کے خون کے دریا بہا دئے اور بہا رہے ہین انہون نے اپنے اس جہاد فی سبیل اللہ سے خالدؓ۔ ضرارؓ اور مثنیٰ کی یاد دلا دی۔ دنیا کی بساط الٹ دینے والے اصحابہ کرام کا زندہ نمونہ اسلامی دنیا کے سامنے پیش کر دیا۔

... مسلمانان عربون نے ڈیڑہ لاکھہ اٹلی شباندہ سامان حرب سے آراستہ دو مانوع فوج کو ان کی کھائیون اور جنگی جہازون کی زد کے اندر محصور رہنے پر مجبور کر دیا۔ جس سے اسلامی بر اعظم افریقہ مین از سر نو وہ حقیقی اسلامی روح نمودار ہوگئی۔ جو چند دن مین نشو و نما پا کر جسم اسلام کے تمام عوارض کو دور کرنیوالی تھی کہ یکایک ان کی سرپرست ترکی خلافت نے جو آج تک برابر اسکی پیٹھہ ٹھونکتی رہی اور دعوے کرتی رہی کہ طرابلس کی ایک انچ زمین اطالویون کے حوالے نہ کیجائیگی۔ ان کی سرپرستی سے ہاتھہ اٹھالیا اور انہیں ظالم اطالویون اور یوروپین ڈپلومیسی کے تختہ مشق بننے کو اکیلا چھوڑ دیا۔

اگر ہم مسلمان ہین اور ہم نے قیامت کے دن خدا کے روبرو جواب دینا ہے۔ اگر ہمارا مقدس اسلام ایک خدائی رحمت ہے جو کسی قوم یا کسی شخص کیساتھہ تعلق نہین رکھتا تو اس کی رو سے ترکون نے طرابلس کے مظلوم عربون کو تنہا چھوڑ دینے سے ایک ایسا خطرناک جرم کیا ہے جس کی نظیر تاریخ عالم پیش نہین کر سکتی۔ ترکون نے طرابلسی عربون کو اطالوی رحم پر چھوڑ دینے سے حقیقی اسلامی قومیت کے اُگتے ہوئے پودے کو رومانی قزاقون کے پاؤن کے تلے روندنے کی اجازت دیدی ہے۔ ترکون نے طرابلس کو آزادی نہین دی بلکہ انسے علیحدہ ہو کر انہین بربادی کے گڑھے مین دھکیل دیا ہے۔ کیا عربون نے ترکون سے آزاد ہو نیکو اپنے ہزارون بال بچون عورتون بوڑھون جوانون کی قربانیان چڑھائین۔ یا اطالویون کو نکالنے کے لئے۔ جبکہ اب ترکی سلطنت تو علیحدہ ہوگئی ہے اور اطالوی وہان موجود ہین۔ اگر بلقان کے ایک عیسائی ضلع مقدونیہ کے لئے ترکون نے جنگ چھیڑ دی ہے تو وہ محض بیسود ہے۔ کیونکہ یونانی جنگ کیطرح فتح مین تو کچھہ نہین ملیگا۔ اور کریٹ کی طرح مقدونیہ بھی لے لیا جائیگا اور شکست مین البتہ صفایا ہی ہو جائیگا۔ اور اب طرابلس کے دیدینے سے اٹلی۔ روس۔ اور آسٹریا کو کونسی رکاوٹ ہے کہ وہ ترکون پر چڑہائی نہ کرینگے۔ جبکہ آگے انہوں نے کسی عہدنامہ کی پابندی نہین کی۔ ترکون کو چاہئے تھا کہ وہ ان مذکورہ بالا دشمنان اسلام یورپی طاقتون کے رضامند کرنے اور اسلام کے اکلوتے فرزند طرابلس کے دیدینے کی بجائے اپنے خدا پر کامل بھروسہ کرتے۔ ایسا نہ کرنے سے اب ترک اصول اسلام کی رو سے طرابلس کی حمایت سے علیحدگی اختیار کرنے پر مسلمانان عالم کی ہمدردی کا حق کھو بیٹھے ہین اور نہ وہ اب خلافت اسلامیہ کے مستحق رہا۔ مسلمانو!

اب مفت ان کی حمایت میں اپنا زر و مال برباد نہ کرو اور انہیں قطعاً بائیکاٹ کردو۔ ہان مظلوم طرابلس کے لیے دعائیں مانگو۔ بارگاہ ایزدی میں فریادین کرو۔ اپنی سلطنت انگلشیہ سے اپیلین کرو کہ وہ مظلوم عربوں کی آزادی کی حمایت کرے اور مسلمانان ہند نے امدادی چندے ان کے پاس بھیجدینے کا انتظام کرے۔

خاکسار سردار محمد اسلم خان بلوچ ایڈیٹر اخبار المعین۔ امرتسر

صلح نامہ یا ماتم نامہ

اگر واقعی کوئی سمجھوتہ اٹلی و ترکی کے درمیان ہوگیا ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ مسلمانان عالم کے لیے یہ عہدنامہ قومی ماتم نامہ سے کم حکم نہیں رکھتا ہے اگر طرابلس کو ترک اسی طرح اٹلی کے حوالہ کرنا چاہتے تھے تو شروع ہی میں کیون نہ کردیا گیا۔ اس قدر بندگان خدا کا خون بہانے سے کیا فائدہ اسلامی عزت اور قومی امتیاز کو اگر اسی طرح خاک مین ملانا تھا۔ تو اسقدر غل غپاڑے سے کیا مطلب تھا۔

سلطنت عثمانیہ عرب باشندگان طرابلس اور فرقہ سنوسیہ کو کیا منہ دکھلائیگی۔ ان کا گھر سے خرچ ہی کیا ہو رہا تھا۔ جو ایسی ذلت کی صلح کو انہون نے منظور کرلیا۔ بیشک دولت عثمانیہ پر عیسائی دشمن چارون طرف سے ٹوٹ پڑے ہین۔ مگر جنگ طرابلس سے جنگ بلقان کو کیا تعلق۔ آگے طرابلس سے کونسی امداد ترکون کی طرف سے جاری ہے جو اب بند ہو جاتی معلوم ہوتا ہے کہ سابقہ وزارت عزم جنگ کو دیکھکر سب سے پہلے دشمنان اسلام نے سعید پاشا کی وزارت کو گرانے کے لئے ریشہ دوانیان شروع کین۔ اور جب وہ اس مین کامیاب ہوگئے۔ تو اس زبردست اور طاقتور وزارت کی جگہ ایک بودی وزارت قایم کردی جسکا ایک حصہ ایسے قوم فروش لوگون سے مرکب ہے۔ جو اسلامی علاقون کو کاٹ کاٹ کر دشمنون کے حوالے کرتے رہنے مین ید طولےٰ رکھتے ہین۔ ان لوگون کی چالین بارآور ہوئین اور ہر میدان کی کوبھی نکام ہوا۔ اور ریاستہائی بلقان نے سر اٹھایا۔ جنگ طرابلس کے ختم کرنے کے لئے یہ بہانہ بنگیا ذرا سلطنت عثمانیہ کے ارکین اپنے پہلے قول و اقرار کو تو یاد کرین جب اسلامی دنیا کو یقین دلایا گیا تھا۔ کہ طرابلس نہیں دینگے۔ جب تک ایک ایک مسلمان میدان جنگ مین اپنی جان نہ دیدے۔ جنگ طرابلس ختم نہین ہوگی۔ مگر ایک معمولی عقل کا آدمی بھی خیال کرسکتا ہے کہ ترکون کو جنگ سے حقیقت مین لمبا چوڑا تعلق نہین۔ کیونکہ تمام راستے اطالین بیڑے نے مسدود کر رکھے ہین۔ اور طرابلس کا تعلق عملی طور پر ترکی سے آغاز جنگ کے ساتھ ہی منقطع ہوگیا تھا۔ جو ترک افسر میدان جنگ مین پہنچے ہین اپنی جان کو خطرے مین ڈالکر یا تبدیل لباس مین یا کسی دیگر حکمت عملی سے اور انور بے جیسے میدان کارزار کا رستم اور اسلامی عزت و ناموس کا مجاہد ہی محافظ سمجھنا چاہیے۔ اس امر کا اعلان کرچکا ہے۔ کہ اگر دولت عثمانیہ نے دکر اٹلی سے کوئی ہتک آمیز صلح کرلی۔ تو ہم لوگ اپنے آپ کو عثمانی حکومت کی ملازمت سے الگ سمجھین گے۔ اور تا زیست اپنے بھائی عربون کے ساتھ ملکر دشمن کا مقابلہ کرتے رہینگے۔ شیخ سنوسی صاحب نے بھی ایسا ہی فرمان شایع کردیا ہے کہ عثمانیون کو اسلام کی حمایت مین تیغ بکف تیار رہنا چاہیے۔ ورنہ بصورت دیگر خدشہ ہے کہ افریقہ مین دوسری خلافت قایم ہو جائیگی۔ جو اسلام کی بہتر طور پر حفاظت کرسکے گی۔ پس اندرین حالات اگر سلطنت عثمانیہ اٹلی سے صلح بھی کرلے۔ تو بھی جنگ بدستور جاری رہیگی۔ اٹلی کی جو یہ مہربانیان سلطنت عثمانیہ کے حال پر وارد نہین نازل ہونے والی ہین۔ کہ جزائر خبیل کو خالی کردیا جائیگا۔ یہ ظاہری باتین ہین۔

ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھلانیکے اور

ان جزائر کو جس طرح اب اطالیون نے چشم زدن مین تسخیر کرلیا تھا دوسرے موقعہ پر بھی عند الضرورت وہ فوراً ان پر قابض ہوجائینگے۔ اور ترکون سے ایک اور علاقہ لے لینگے۔ آہستہ آہستہ عثمانی سلطنت کا خدانخواستہ خاتمہ بھی وہی حشر کرینگے۔ جو ان کو مد نظر ہے۔ یعنے ترکون کو یورپ سے نکال دیا جائے۔ اور ایا صوفیہ کو دوبارہ گرجا کی صورت مین تبدیل کرلیا جائے۔ خدا وہ موقعہ نہ لائے۔ اور ہم کو وہ ذلت نہ دکھائے اور نہ ہمارے کان ایسی منحوس و نامیمون خبر کو سنین +

(افغان)

اشتہار تنقیح

مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث [illegible] ... قادیان [illegible] ... [illegible]

دنیا مین زندہ کتاب

ناظرین جانتے ہین کہ کسی مذہبی کتاب کو زندہ یا مردہ کس معنے مین کہہ سکتے ہین؟ جتنا ہی جس کتاب یا زبان کا رواج - اور نتائج و ثمرات مندرجہ کتاب کا وجود ہوتا ہے اتنا ہی وہ زندہ کہلاتی ہے - اس کے خلاف ہونے سے اوسکی موت ہوتی ہے - اس اصول پر آج سچے معنون مین بجز قرآن مجید کے اور کوئی کتاب زندہ کہلانیکی مستحق نہین ہے سب سے پہلی کتاب دنیا مین بقول دیانندی دوستون کے وید ہے جسکو تمام دنیا کے لئے اور تمام ملکون اور قومون کے لئے اور تمام زبانون کے لئے منجانب اللہ ہادی اور رہنما بتایا جاتا ہے اسلئے سب سے پہلے ہم اوس کی پڑتال کرتے ہین کہ آیا وہ اس معیار پر زندہ کتاب کہلا سکتی ہے یا نہین؟ لہذا ہم دیانندی تحریرون سے اول اسکا ثبوت دیتے ہین کہ ویدون کا رواج دنیا مین آج کسقدر ہے۔

ویدون کی بے رواجی - پر دیانندیون کا ماتم

نہال سنگھہ مترجم ہو مکا لکھتا ہے کہ "جو زمانہ آجکل عموماً ویدون کی پیدائش کا خیال کیا جاتا ہے وہ ورحقیقت ویدون کے رواج بند ہونیکا زمانہ ہے - مہابھارت کے بعد جب سے ویدون کا رواج بند ہوا تب سے اب تک برابر ویدون پر تاریکی ہوتی ہین" دیباچہ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۷ - اس پر اگر بانی آریہ سماج کے دستخط تصدیقی مطلوب ہون تو وہ بھی موجود ہین - دیانند صاحب ستیارتھ پرکاش باب گیارہ مین لکھتے ہین کہ "پانچ ہزار برس سے پہلے سوائے ویدک دھرم کے کوئی اور دوسرا مذہب نہ تھا ... مہابھارت کا جنگ عظیم ویدون کے رواج کی عدم موجودگی کے باعث ہوا ان کی اشاعت بند ہو جانیکے باعث جہالت کی تاریکی زمین پر پھیلی آریون کا سوائے جنگ مہابھارت سے قریب پانچ ہزار سال بیشتر سے ویدون کے عام رواج کا قائل ہے جیساکہ اسی ستیارتھ پرکاش مین لکھتے ہین کہ جب سے بہت بڑے بڑے عالم راجہ مہاراجہ رشی مہارشی جنگ مہابھارت مین مارے گئے تب علم اور ویدوکت دھرم کا پرچار دور ہو گیا جب برہمن علم سے بے بہرہ ہوگئے تب چھتری ویش اور شودر وغیرہ کے بے علم ہونے مین کیا رہا قدیم سے وید وغیرہ شاستر ونکا با معنی پڑھنے کا رواج وہ بھی چھوٹ گیا"

مرے پر سو درے

آخر اس ملک پر ویدون کو نیست کرنے والے جینی لوگ مسلط ہوئے اور تین سو برس تک آریہ ورت پر جینیون کا راج رہا - لوگ ویدون کے اصل مطلب وغیرہ سمجھنے سے محروم ہو گئے یہ قریباً اڑہائی ہزار برس کی بات ہے انہون نے ویدون کے پڑہنے پڑہانے اور برہم چریہ وغیرہ پاک اصولون کے رواج کو بھی اڑا دیا - جہان جتنے وید وغیرہ کتب مستند ہاتھ آئین تلف کر دین" (ستیارتھ پرکاش باب ۱۱) اس تحریر سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح پرسرام نے چھتریون کا نیست نابود کر دیا تھا اور نئے چھتری بنا لئے تھے اسی طرح ان تین سو سال کے اندر ویدون کو جینیون نے نابود کر دیا اور شنکر اچاریہ نے ازسرنو ویدون کو پیدا کیا - مگر نہ معلوم ایسے ایسے کتنے حوادث اس سے پہلے بھی اس دو ارب سال کی مدت مین ہوئے جو ویدون کی عمر بتائی جاتی ہے جنکی خبر سوامی جی مہاراج کو کچھ نہین ہو سکتی یہہ ایک عبرتناک اور دردناک قصہ ہے - لیکن آفرین ہے ان دیانندیون کی عقل اور اندہ وشواس پر جو یہ کہتے شرم نہین کرتے کہ یہ وید دنیا کے شروع سے اب تک برابر قائم رہے ان مین سر مو فرق نہین آنے پایا دیباچہ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ

وید اور ویدک دھرم بھولا بسرا مردہ ہے

لیکن اور سنئے کہ وید صرف نا معلوم ہی نہین ہوگئے بلکہ بھولے بسرے ہو گئے اگر گمشدہ لوٹ کر آجاوین تو کوئی پہچاننے والا نہین اور دروازے کے اندر گھسنے نہین دیتے نہال سنگھ مترجم بھومکا فرماتے ہین کہ "یہان کے لوگ تقریباً پانچ ہزار برس کے عرصہ سے ویدون کے رواج بند ہو جانیکے باعث اپنے قدیم دھرم کو اسقدر بھول گئے ہین کہ اب وہ انہین اوپرا معلوم ہوتا ہے - اسے سن یا دیکھکر نہ صرف طبیعت نفرت کرتی ہے بلکہ اوسکا اصلی اور سچی ہیئت مین پیش کرنے والا دشمن نظر آتا ہے جب سوامی جی جیسے مہرشی نے پانچ ہزار برس کے بعد پھر ویدون کے اصلی مسئلہ باتون کو پھیلانا شروع کیا تو انہین وہ سچائیان ایسی بری معلوم ہونے لگین کہ وہ اسکی روشنی کو روکنے کے لئے پردے تاننے اور دروازے بند کرنے لگے" (دیباچہ مترجم صفحہ ۲)

پس یہی وہ حالت ہے جسکے لحاظ سے کتاب یا مذہب یا زبان کو مردہ کہتے ہین اور وہ ہی مردہ (یعنے غیر مروج) وید ہین جن کے جلانے (یعنے شائع کرنے) کی کوششون مین دیانند صاحب نے اپنی عمر عزیز گنوائی

نگر ویدیو نہ جینا تھا نہ جیا - ہان آریہ سماج ضرور قائم ہوگئی - جس کی بھی زندگی اب قریب الختم ہے - لہذا سوامی کی کارگذاری اس مثل کی مصداق ہوئی کہ "لائے پکانے کھیر اور ہوگیا دلیا"

آج کوئی سنسکرت کا مسلمہ عالم نہین

اگر کسی مہاشہ کے دل مین گدگدی ہو اور یہ سوال پیدا ہو کہ زبان سنسکرت کے عالم تو اس وقت بھی ہندوستان مین موجود ہین گو خال خال ہی سہی اور پہلے بھی موجود رہے ہین - تو اس کا جواب بھی دیانندیون کی زبان سے ہی سن لینا چاہیئے - نہال سنگھ مترجم اپنے دیباچہ کے صفحہ ۱۱ و ۱۲ مین لکھتے ہین کہ "دیو سنسکرت کی مروجہ کتابین پڑھنے سے وید سمجھ مین نہین آسکتے - سنسکرت کو سمجھنے کے لئے تمام عمر اوسکے مطالعہ مین صرف کرنیکی ضرورت ہے" پھر گذشتہ سنسکرت دانون کی شان مین سوامی جی مہاراج فرما گئے ہین کہ "راون - اُوٹ - سائن - مہیدہر وغیرہ جسقدر ویدون کے خلاف تفسیرین کی گئین اور نیز جو انگلستان و جرمنی کے رہنے والون اور دیگر اہل یورپ نے انہین کے مطابق اپنے اپنے ملک کی زبان مین کچھہ ترجمہ کیا ہے اور نیز جو بعض آریہ ورت کے لوگون نے انہین سے ملتی جلتی پراکرت (ہندی وغیرہ) زبانون مین ترجمے کئے ہین یا اب کرتے ہین وہ سب غلطیون سے پُر اور اصل سے دور ہین (دیکھو سیتارتھ صفحہ ۲)"

ان تحریری بیانات کو پڑھ کر جسکے سر مین دماغ اور دماغ مین عقل اور عقل مین سلامتی ہو وہ کیسے مان سکتا ہے کہ اس گئے گذرے زمانے مین دیانندجی مہاراج - سائن آچاریہ - اور مہیدہر سے علم و فضل مین بڑھکر تھے اور اغراض نفسانی مین گھٹ کر - کیونکہ اُن لوگون کو تو ایسے زمانہ مین مقبولیت حاصل ہوئی جب علم سنسکرت نسبتاً زیادہ رائج تھا اور اُن کے ویدون کو پرکھنے کی بہتر قابلیت لوگون کو تھی مگر اس زمانہ کے مہارشی دیانندجی کے ممتحن اور پرکھنے والے کون تھے -

دعوے بیدلیل

سنسکرت دانی کی کہانی تو اوپر ہم نے آریون ہی کی زبانی سنا دی ہے کہ ویدون کی سنسکرت جاننے کے لئے تمام عمر صرف کرنیکی ضرورت ہے - یہہ سب کچھہ ماننے والے مہاشون کا دعوے بیدلیل ملاحظہ فرمائیے کہ مترجم بھومکا صفحہ ۲۹ مین فرماتے ہین کہ "سوامی دیانند سرسوتی جی پاس از زمانہ وید ویاس (علم وید) کے ایک ہی بیمثل عالم ہوئے ہین گویا وید - قطب شمالی سے جس تک صرف دیانند صاحب کو رسائی ہوئی گو اس مین تصدیق کا امکان تک نہین - کیونکہ اس دعوے کو سنکر فوراً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ تم نے سوامی صاحب کے اعلم کی اتہاہ کیسے لی؟ تم تو دیانند ثانی نہین کہ بحکم "ولی را ولی می شناسد" تمکو اطمینان ہو جاوے - اگر یہ تمہارا محض حسن ظن ہے تو تحسین ناشناس سے زیادہ نہین - تم کو اعتراف ہے کہ نہ تم سنسکرت کے ماہر ہو نہ عالم - دیانندیون کی سنسکرت دانی اس سے عیان ہے کہ ایک ذرا سی کتاب رگوید آدی بھاشیہ بھومکا انکے رشی کی تصنیف ہے - جسکی نسبت مترجم بھومکا لکھتا ہے کہ آریہ لوگ بھی زیادہ سنسکرت اور آریہ (ہندی) بھاشا سے ناآشنا ہونیکے سبب سے مطالعہ سے محروم رہتے ہین" بلکہ یہان تک بھی اقرار ہے کہ "ہمارے (مترجم بھومکا کے) خیال مین اس کتاب کو شاید ہی کسی نے اصل سنسکرت مین پڑھا ہوگا" (بھومکا صفحہ ۵۲ و ۵۳) اس سے زیادہ دیانندیون کی بے علمی کا ثبوت راد ہاکشن مہتہ نے ترجمہ ستیارتھ پرکاش کے دیباچہ مین بدین الفاظ دیا ہے کہ "تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ ہندی بھاشا نہ جاننے کی وجہ سے بچانوے فیصدی ممبران آریہ سماج سوامی جی کی تصنیفات کے فیض سے محروم ہین" (صفحہ الف) پس تمہارا یہہ دعوے بیدلیل ہے - دیانندجی کی علمیت مسلمہ نہین - ہندوستان کے نامی گرامی پنڈتون نے ان کی سنسکرت دانی پر جرح اور ان کے وید بھاشیہ کی دھجیان اڑا دین - اور خود سوامی جی کا اپنا قول ہم تمکو سناتے ہین دیکھو خود دیانند صاحب فرماتے ہین کہ "ویاس اور جیمنی کے زمانہ مین مجھہ جیسون کو کوئی پنڈت بھی نہ کہتا" اور تم جبکہ سوامی جی کو ویدک ودیا مین وحید عصر کہتے ہو تو ہم اور ہر ایک سمجھدار انسان اس کے جواب مین وہی کہہ سکتا ہے جو سوامی جی نے میکس مولر کے حق مین فرمایا تھا کہ "بعض لوگ کہتے ہین کہ جسقدر سنسکرت میکس مولر پڑھے ہین اور کوئی نہین پڑھا - یہ بات صرف کہنے کی ہے - کیونکہ جہان کوئی درخت نہین وہان ارنڈ کا درخت پر دہان ہی"

ویدفہمی ناممکن ہے

خیر - ہم قصہ کوتاہ کئے دیتے ہین اگر سوامی جی اپنے عقیدہ مین سچے ہین تو وہ وید ہرگز نہین سمجھے اور نہ کوئی اور سمجھہ سکتا ہے اور دیانندیون کا ان کی شان مین مبالغہ کرنا "پیران نمے پرند و مریدان مے پرانند" کا مصداق ہے - ہم اپنے اس دعوے کا ثبوت بھی سوامی جی کے اپنے اقوال سے ہی بہم پہنچا کرتے ہین - کان لگا کر سنو!

سنسکرت انسانی زبان نہین

ستیارتھ پرکاش کے ساتوین باب مین فرماتے ہین کہ "وید سنسکرت مین نازل کئے جو کسی ملک کی زبان نہین۔ تاکہ ہر ملک کے باشندون کو اسکے پڑھنے پڑھانے مین یکسان محنت درکار ہو" عجیب فلسفہ ہے کہنا تو یہہ چاہیئے تہا "تاکہ ہر ملک کے باشندے اس کے پڑھنے پڑھانے سے یکسان محروم رہین اور وید کا عدم وجود برابر رہے" بہلا جو زبان کسی ملک کی بہی نہ ہو تو اسکو کسی ملک والے کیونکر سمجہہ سکتے ہین اور مہرشی کی شکایت فضول و بیجا ہے۔ کہ انکو راون نے سائن میہدہر میکس مولر۔ ولسن اور رومیش چندر دت۔ جوالا پرشاد وغیرہ دیسی پردیسی پنڈت نہین سمجہے۔ بلکہ شکایت تو یہہ ہے کہ دیانند جی خلاف مرضی الہی ویدون کو مثل منطق الطیر سمجہہ گئے۔

مضحکہ خیز حرکت (۲) آگے اس سے بہی عجیب تر بات سنیئے ستیارتھ پرکاش مین لکہا ہے کہ "دنیا کے آغاز مین پرماتما نے اگنی۔ وایو۔ آدیتہ۔ انگرا رشیون کی آتما مین ایک ایک وید نازل کیا" اچہا تو پہر کیا ہوا۔ پہر یہ ہوا کہ "پرماتما نے پیدائش کے شروع مین آدمیون کو پیدا کرکے اگنی وغیرہ چارون رشیون کے ذریعہ چارون وید برہما کو عطا کئے یعنے اس برہما نے اگنی۔ وایو۔ آدیتہ۔ انگرا سے رگ۔ سام۔ یجر۔ اتہرو وید کو حاصل کیا"

یہہ کیا خرافات ہے کہ اسقدر گہوم کر ناک پکڑی جاتی ہے۔ اور اسکو خدا کا فضل بتایا جاتا ہے۔ اگر یہی منظور تہا کہ چارون وید برہما کو عطا کر دیئے جائین تو ہر ایک ایک کو پہلے ایک ایک رشی کے من مین ڈالکر پہر چارون کے ذریعہ ان سب کو اس پانچوین تک پہونچانا ظرافت نہین تو کیا ہے

(۳) ایک اور سوال بہی قابل حل ہے کہ۔ اگنی وغیرہ رشی لوگ تو اس سنسکرت زبان کو جانتے نہین تہے پہر ویدون کا مطلب انہون نے کیسے سمجہا؟ اسکا جواب دیانند جی مہاراج یہ دیتے ہین کہ "پرمیشر نے سمجہایا۔ دہرماتما یوگی مہارشی لوگ جب کبہی جس جس منتر کے معنے جاننے کی خواہش کرکے دہیان مین قایم ہو۔ پرمیشور کے سروپ مین سمادہی لگا کر بیٹہے تب ہی پرماتما نے ان منترون کے معنے ظاہر کئے۔ (ستیارتہ پرکاش باب ۷)

سوامی جی مہاراج کے اس جواب سے تو عقدہ حل نہین ہوتا کیونکہ اس میں بھی یہہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پرمیشر نے کیسے سمجہایا؟ ویدون [illegible] کا مطلب [illegible]
[illegible]

کہ اسی زبان مین جو رشیون کی تہی سمجہایا۔ یعنے ویدک سنسکرت کو رشیون کی زبان مین ترجمہ کر دیا۔ اسی طرح جسطرح مہتہ رادہا کشن نے ستیارتہ پرکاش کا ترجمہ اردو مین کر دیا۔

(۴) مگر سوامی جی اس مشکل کو اسطرح حل نہین ہونے دیتے ستیارتہ پرکاش کے اسی باب مین مہاراج فرماتے ہین کہ "پرمیشور اپنے وید دیا (علم وید) کا اپدیش جیو مین موجود ہو کر جیو آتما مین کر دیتا ہے پہر وہ آدمی آواز کے ذریعہ اپنے منہ سے دوسرے کو سناتا ہے"

اگر یہہ طریق سچ ہے تو اس سے ظاہر ہو گیا کہ اگنی وغیرہ رشیون کو ویدک سنسکرت نہین عطا ہوئی تہی بلکہ ان کے دل مین صرف گیان ہوا تہا اور اس گیان کو انہون نے اپنی اور اپنے دیش والون کی زبان مین جسکو برہما بہی جانتے تہے اپنے منہ سے آواز کے ذریعہ برہما کو پڑہا دیا۔

مگر سوامی جی نہ اپنے مقدمات درست کرنا چاہتے ہین اور نہ اونکے منطقی نتیجہ کا مقابلہ کر سکتے ہین لہذا آپ ایک اولجہی ہوئی تقریر کے بعد جو آپ کی ذہنی سراسیمگی پر شاہد ہے باصرار فرماتے ہین کہ

"وید پرمیشور کے بنائے ہوئے ہین اور ان کے الفاظ اور معنے اور ان کا باہمی ربط سب کچہہ" ستیارتہ ہو سکا

(۵) ہمین کیا غرض کہ سوامی جی کے خیالات مین جو ربط کی صلاحیت نہین رکہتے ربط دین یا اونکے الفاظ مین معنے ڈالین۔ ہمکو اس جگہ صرف انکے مسلمات سے بحث ہے وہ چاہے کیسے ہی لغو کیون نہ ہون۔ پس انکی تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ "ویدک سنسکرت کسی ملک کی زبان نہین نہ اسکو فطرۃً کوئی سمجہہ سکتا ہے۔ خواہ برہما ہی کیون نہ ہو صرف ایک ہی ممکن طریقہ اسکے سمجہنے کا ہے۔ جسکو صرف دہرماتما یوگی مہارشی برت سکتا ہے جسکو یوگ کا آٹہوان یعنے سب سے اعلے درجہ سمادہی کا حاصل ہو چکا ہو۔ بس ایسے ہی لوگ "جب کبہی کسی منتر کے معنے جاننے کی خواہش کرکے سمادہی لگاتے ہین تب ہی پرماتما اون منترون کے معنے ظاہر کر دیتا ہے" دیانندی بہی اس وہم کو حق جانتے ہین جیسا کہ مترجم ہو سکا تاکید سے کہتا ہے کہ "صرف تپ (ریاضت) کرنیوالے رشیون کو ویدون کے معنے کا علم ہو سکتا ہے" لا حصہ ۲

سمادہی کیا ہے! یہہ بڑی کٹہن منزل ہے کہ بغیر سمادہی مین جائے ویدون کا مطلب حل نہین ہوتا۔ سمادہی تہی اسکی ہر حق ہو کہ ہر ماتما ہو اور رشی کی اوران سب پہ

مختصر فہرست کتب موجودہ الحق ایجنسی دہلی از آہا بہر ان احمد خان

مختصر فہرست کتب سنہ ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۹۱۲ء موجودہ الحق ایجنسی دہلی

اسلام ترک اسلام دہرمپالی کا جواب قیمت صرف ۶ر

وید انجیل اور قرآن کا خلاصہ مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت ۱ر

رسالہ گوشت خوری۔ آریون کے اعتراضات گوشت خوری کا رد گوشت خوری کا طبعی۔ عقلی و نقلی و علمی ثبوت۔ قیمت ۱۲ر

پیغام صلح آریون سے شرائط صلح۔ قیمت ۱ر

کفارہ لاجواب رسالہ رد کفارہ ۔ و نصاریے مین قیمت ۱ر

بسوہ منگلا رد تناسخ مین عمدہ رسالہ ہے قیمت ۲ر

کرشن اوتار جناب کرشن مہاراج کے حالات قیمت ۱ر

تیغ صنابریہ برعقاید آریہ آریون کے عقاید کی تردید۔ قیمت ۱۲ر

دیانند کی لالقت پر ریویو۔ ہر ایک تعلیمیافتہ مسلمان مولوی واعظ پیر و جوان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت ۶ر

تحفہ آریہ سماج یا آریہ سماج کی پول۔ یہ وہ مشہور لاجواب کتاب ہے جو جگدمبا پرشاد آریہ نومسلم نے ستیارتھ پرکاش کی تردید مین انعامی ۹ ہزار روپیہ شایع کی تھی جسکا آجتک جواب نہین دو جلدون مین قیمت ہر دو حصہ مجلد ہے غیر مجلد ۱۲ر

حدوث دنیا۔ اس کتاب مین ثابت کیا گیا ہے۔ کہ مادہ قدیم نہین بلکہ حادث ہے۔ ساتھہ ہی آریون کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہین۔ قیمت ۴ر

تیغ بےزبان و دراز بجواب افشاے راز غلام حیدر مرتد کے ضمیمہ نعرۂ حیدری کا ترکی بہ ترکی جواب قیمت ۱ر فی روپیہ ۱۶ نسخے

ایک مسلمان کا پیغام اس مین مسجد بنانے کا فلسفہ اور اسلام کی فضیلت گورو نانک صاحب کا اسلام اور سکھہ قوم کے نام زبردست پیغام قیمت ۱ر فی روپیہ ۱۶ نسخے

حدوث عالم اس رسالہ مین دیانند باقی آریہ سماج کے ان تمام دلائل کو معقول و منقول سے توڑ دیا ہے جنکے ذریعہ دنیا کو وہ ازلی ابدی مانتے ہین۔ اور آفتاب سے بھی زیادہ روشن دلیلون سے جو آریون کی مسلمہ ہین دنیا کا حدوث اور ہر یک سلسلۂ عالم کی پیدایش ثابت کر دی ہے۔

قیمت صرف [illegible]

[illegible] کی بنوٹی یعنی سوامی دیانند کے مختلف سوالات کے [illegible]

کتب انگریزی و ہرداردیہ

تحفۃ الہند انگریزی یہ وہ مشہور کتاب ہے جو مولوی عبید اللہ صاحب مرحوم نومسلم نے سب سے پہلے ہندو مذہب کی حقیقت کو ظاہر کرنے کے لیئے تصنیف کی جس کی لاکھون جلدین ہندوستان مین آجتک بار بار چھپکر فروخت ہوتے ہین۔ اس نادر کتاب کو اب ایک قابل انگریزی دان مسلمان نے اردو سے انگریزی مین قابل داد ترجمہ فرمایا ہے۔ انگریزی خوان پبلک اس ترجمہ کی قدر کرے۔ چند نسخے ہم نے منگائے ہین۔ قیمت صرف عہ

ستیارتھ پرکاش کے چودہوین باب کا رد انگریزی مین پنڈت دیانند کی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش مین جو ایک باب برخلاف مذہب اسلام لکھا ہوا ہے۔ اس کا لاجواب رد بزبان انگریزی قابل مصنف نے شایع کیا ہے۔ چند نسخے موجود مین جسبار حزید و۱ قیمت صرف عہ

رسالہ گاؤکشی و گوشت خوری مسئلہ گاؤکشی اور گوشت خوری پر لایق مصنف کی جدید تصنیف انگریزی مین قیمت ۱ر

دہرمپال کا کچا چٹھا مضمون نام سے ظاہر ہے۔ قیمت صرف ۱ر

تصدیق کلام ربانی بجواب سلطانی کے بانی کی کہانی مراری لال آریہ اپدیشک کے نامعقول پر از جہالت و ضلالت ٹریکٹ کا مکمل و مفصل جواب۔ ضخیم کتاب قیمت صرف ۸ر

ضرورت زمانہ آریون کے بکھدان بڑے بڑے اعتراضون کا معقول و منقول سے جواب جو اہل اسلام پر ہمیشہ کرتے رہتے ہین ہر ایک مسلمان اس کو حرز جان کرے۔ قیمت ۸ر

وید کے ظہور مین فتور مضمون نام سے ظاہر ہے۔ قیمت صرف ۲ر

خطبات احمدیہ مصنفہ سرسید مرحوم بجواب ولیم میور اڈیشن اول قیمت مجلد صرف صہ

تہذیب الاخلاق سرسید مرحوم اڈیشن اول ۵ جلد مکمل مجلد رعایتی قیمت عسہ

الحق مباحثہ ایڈیٹر المحدث و ایڈیٹر الحق کا جو دہلی مین ہوا مع مفصل روداد۔ قیمت صرف ۲ر

ملنے کا پتہ - شیخ محمد قاسم علی صاحب مینیجر باہتمام ... پرنٹر وپبلشر الحق ... پریس ... دیانند ... فرمت ... السلطنت دہلی سے شائع کیا